السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر والدین اپنی اولاد پر ناراض ہوں اوران کی خوشنودی کے لیے مکمل کوشش کی جائے لیکن وہ راضی نہ ہوں تو کیا آدمی اپنے جسم کا کوئی عضو آنکھ یا ہاتھ ضائع کر سکتا ہے کہ شاید اس طرح والدین کا دل نرم ہو جائے اور وہ راضی ہو جائیں ، ایک حکایت بیان کی جاتی ہے ، مالک بن دینار کے حوالہ سے عبدالرحمن بلخی نے ایسا کیا تھا اور حوالہ دیتے ہیں ، المقاصد السنیۃ فی احادیث الالٰھیۃ کا ۔ کیا یہ نام درست ہے اور یہ کیسی کتاب ہے ؟

(عنایت اللہ امین ، ضلع قصور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ جانتے ہیں خودکشی جرم وگناہ ہے بلاشبہ اپنے جسم کا کوئی عضو کاٹ ڈالنا یا ضائع کر دینا بھی جرم وگناہ ہے ، یقیناً والدین کا انسان کے ذمہ بہت زیادہ حق ہے لیکن وہ حق اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق سے تومقدم نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکا فرمان ہے : ((اَلسَّمعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَالَم يُؤمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ))[''بات کو سننا اور ماننا ضروری ہے تاوقتیکہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ دے اگر کسی گناہ کا حکم دیا جائے تو بات سننا اور ماننا ضروری نہیں ہے ۔'']

پھر صورت مسئولہ میں والدین اپنی اولاد کو جسم کے کسی عضو کو ضائع کرنے کا حکم بھی نہیں دے رہے ۔ باقی رہا عبدالرحمن بلخی کا ایسا کرنا تو وہ شریعت میں حجت و دلیل نہیں ۔ یہ عبدالرحمن بلخی صاحب تو عبدالرحمن بلخی ہیں کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا قول اور عمل بھی شریعت میں حجت و دلیل نہیں ۔ رہی کتاب المقاصد السنیۃ فی الأحادیث الالٰھیۃ ، تو وہ کتاب ہے جس میں احادیث قدسیہ کو جمع کیا گیا ہے ۔ ۱۳،۵،۱۴۲۱ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]()

جلد02ص860

محدث فتویٰ